سوال

میں انیس برس کی ہوں، (2006/8/4) میں میری شادی ہوئی اوراب تقریبا دوماہ ہوئے میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے، اس نے مجھے دوبارہ "تجھے طلاق " کے الفاظ بولے، اور میری والدہ کو بھی گالیاں نکالیں اور میرے بھائیوں کے سامنے مجھے زدکوب بھی کیا لیکن اب وہ اس پرنادم ہے اور مجھے واپس لے جانا چاہتا ہے مجھ سے رجوع کرنا چاہتا ہے، یہ علم میں رہے کہ میں قانونی طورپر میں اب بھی اس کی بیوی ہوں یعنی کاغذات میں، اب میں نے انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک نوجوان سے تعارف کیا ہے جو مسلمان بھی ہے اللہ پرایمان رکھتا ہے، ہم دینی مسائل میں بات چیت کرتے رہے ہیں کچھ عرصہ بعد میں نے اسے اپنا قصہ بیان کیا تو وہ بہت متاثر ہوا، ایک ہفتہ کے بعد اوراچھی بات چیت کا تبادلہ کرنے کے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ اگر ممکن ہوسکے تو تم مجھے شرعی طریقہ پرشادی کرلو برائے مہربانی مجھے بتائيں کہ میں کیا کروں، یہ علم میں رہے کہ یہ نوجوان بہت ہی احترام والا ہے اور مجھ سے اس نے کبھی کوئی بری اورگندی بات نہیں کی، میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ آیا میں جوکچھ کررہی ہوں کیا وہ حرام ہے؟ برائے مہربانی میری مدد کریں، میں کسی حدتک یہ بات بیان نہیں کرسکتی، میری عمرانیس برس ہے اورمیں فرانس میں رہتی ہوں، یہاں میری مدد کرنے والے بہت ہی کم ہیں، میری کرنے پر آپ کا شکریہ

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

اگرخاوند اپنی بیوی کو "تجھے دو طلاقیں یا دوبار طلاق " کے الفاظ بولے تو یہ ایک طلاق واقع ہوگی

دوم :

اگر تو یہ پہلی طلاق تھی اوراس کوصرف دوماہ ہی گزرے ہیں اور آپ کی عدت نہیں گزری تو آپ ابھی بیوی کے حکم میں ہیں، اورخاوند کوحق حاصل ہے کہ وہ آپ سے رجوع کرلے، اور آپ کواس رجوع سے انکار کا حق حاصل نہیں، بلکہ آپ کو یہ رجوع قبول کرنے کی ضرورت ہے

لیکن اگرآپ کی عدت گزرچکی ہے تووہ آپ سے رجوع نہیں کرسکتا، الایہ کہ آپ کی موافقت سے نئے مہر کے ساتھ نیا نکاح کرے، جس میں ولی اور گواہ بھی ہوں یعنی نکاح کی سب شروط پائی جائيں

جس عورت کو حیض آتا ہواس کی عدت تین حیض ہیں جب وہ تیسرے حیض سے پاک ہوجائے اور غسل کرلے تو اس کی عدت ختم ہوجائیگی

اور جس عورت کو عمر چھوٹی ہونے کی بنا پر حیض نہ آتا ہو یا پھر حیض سے ناامید ہوچکی ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں انہیں حلال نہیں کہ اللہ نے جوان کے رحم میں بچہ پیدا کیا ہے وہ اسے چھپائیں، اگرانہیں اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، ان کے خاوند اس مدت میں انہیں لوٹانے کا پورا حق رکھتے ہیں، اگران کا ارادہ اصلاح کا ہو اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ البقرۃ (228).

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور جو تمہاری عورتیں حیض سے ناامید ہوچکی ہیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے ، اور جنہیں حیض آیا ہی نہیں ان کی بھی ، اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے الطلاق (4) .

سوم :

طلاق رجعی عورت کےلیے عدت کے دوران جائز نہیں کہ کوئی شخص بھی دوران عدت اس سے شادی کے بارہ میں بات کرے اوراپنے آپ کو اس کے سامنے شادی کے لیے پیش کرے ، یا بطور کنایہ شادی کے لیے پیش کرے ، کیونکہ وہ ابھی تک بیوی کے حکم میں ہے ، چنانچہ جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے منگنی کرنا اور رشتہ کرنا اور اس سے شادی کی بات کرنا جائز ہوگا

اس بنا پر اگر آپ کی عدت ختم نہیں ہوئی ت وانٹرنیٹ کے ذریعہ تعارف ہونے والے نوجوانکی جانب سے شادی کی یہ پیشکش حرام ہے

چہارم :

انٹرنیٹ کے ذریعہ خاص پروگرام میں یا پرائیویٹ چیٹ میں مردوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے بہت سارے غلط اثرات اور غلط نتائج اور برا انجام ہوتا ہے ، اور غالبا یہ کئی قسم حرام اشیاء پر مشتمل ہے ، اور پھر جب یہ معاملہ شادی کے بارہ میں بات چیت ہو اور جس کے ذریعہ اس تک پہنچا جائے یہ تو اور بھی برا فعل ہے ، اس کے نتیجہ میں بہت ہی کم صحیح شادی ہوتی ہے

اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس نوجوان کے ساتھ تعلقات ختم کر دیں ، اور اگر ابھی آپ عدت میں ہیں تو شادی کے معاملہ میں بات چیت کرنے سے توبہ کریں

آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنے خاوند کے پاس جائیں ، اگر اس نے دوران عدت آپ کو طلب کیا اور رجوع کیا ہے تو آپ اس کے پاس جائیں ، اور اگر اس کے بعد پھر آپ اس کے ساتھ رہنے میں تنگی محسوس کریں تو یہ ضرر ختم کرنے کے لیے آپ کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہوگا

آپ اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کریں ، اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ پر کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ، اور آپ اپنے ساتھ برائی مت کریں ، اور نہ ہی اپنے خاوند کی شہرت خراب مت کریں یا پھر غیر محرم مردوں کے ساتھ تعلقات بنا کر اس کی عزت کو داغدار نہ کریں

کیونکہ اس کے نتیجہ میں آپ کو مزید غم اور پریشانی اور تنگی ہی حاصل ہوگی ، آپ کا خاوند مزید نفرت کرنے لگے گا اور آپ کو کسی دوسرے سے تعلق بنانے پر سعادت وامن اور راحت سے محروم کردیگا ، کیونکہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے علاوہ کسی اور چیز میں راحت و آرام اور امن و سعادت نہیں ہے

آپ کا ہمیں سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ میں خیر و بھلائی پائی جاتی ہے ، اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی حرص اور نافرمانی کا خوف پایا جاتا ہے ، اس لیے ہم آپ کو پھر نصیحت کرتے ہوئے ہم آپ کو خاوند کے حقوق کی یاددہانی کراتے ہیں

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے ، اور آپ کی پریشانی و غم کو دور کرے ، اور جہاں کہیں بھی خیر و بھلائی ہو اس میں آپ کے لیے آسانی پیدا فرمائے

واللہ اعلم .

99783